

توحید خالص، والدین سے حسن سلوک اور صغائر سے اجتناب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيَّكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ
بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ [الانعام: 151]

ترجمہ: ”کہہ دو تم آؤ میں سادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی
چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مارو اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف) سے
رزق ہم دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی اور
قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم کیا جاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔“
وعن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال يا عائشة ابياک و
محقرات الذنوب فان لها من الله طالبا (رواہ ابن ماجہ والدارمی)
ترجمہ:- ”حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ تم اپنے
آپ کو ان گناہوں سے بھی دور رکھو جن کو بہت معمولی اور حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ کے
دربار میں (حاضری کے موقع پر) ان (گناہوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔“
توحید خالص:

تلاوت کردہ آیت کے ضمن میں گزشتہ جمعہ کو جن گناہوں سے رب العالمین نے انسانوں کو منع فرمایا ان میں
سے شرک کی مذمت میں نے عرض کی کہ اللہ وحدہ لا شریک، بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا
ہے اور نہ اس کا کوئی ہم جنس ہے تمام عبادتوں کا مستحق وہی ذات اقدس ہے وہ اپنی صفات عالیہ اور ذات و اعمال میں یکتا

ہے۔ عالم کون و مکان کے اشیاء اسی کی تخلیق کردہ ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اسکی محتاج ہے۔ اسی بے مثل ذات باری کا ارشاد ہے۔

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ
(سورۃ حم سجدہ)

ترجمہ: نہ سورج کا سجدہ کرو، نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے تم کو پیدا کیا اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو۔ شرک ایسا ناقابل معافی جرم ہے کہ مالک الملک نے شرک کے ارتکاب کرنے والے کے ہارے میں سخت ترین وعید فرمائی۔

إِنَّهُ مَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (مائدہ)
ترجمہ: ”کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ اس پر جنت حرام کر چکا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظلم کرنے والوں یعنی شرکوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔“

اللہ سب کو ایمان کامل کے نعمت سے مالا مال فرما کر شرک سے محفوظ رکھے۔ اگر اسی عقیدہ پر ہم اور آپ مضبوطی سے قائم رہے تو اللہ کے علاوہ اور کسی کد پر سر جھکانے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہوگا۔

والدین سے حسن سلوک:

محترم حاضرین اس آیت کریمہ میں دوسرا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے۔ اس دنیا میں انسانیت کے صلاح و کامیابی کے لئے یہ بات انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ کہ ایک دوسرے کے باہمی حقوق کی بجا آوری میں شریعت مطہرہ ہم سے جو مطالبہ کرتا ہے کہ اس عمل میں اس شرط کو ملحوظ رکھا جائے کہ قربات کے اعتبار سے کون سا رشتہ زیادہ گہرا ہے اور سب سے زیادہ قریب ہے اس پر غور کرنے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قربات کے لحاظ سے والدہ کا رشتہ سب سے زیادہ گہرا اور زیادہ قرب والا تعلق ہے۔ ماں کے بعد باپ پھر دوسرے رشتہ دار، عزیزا قارب ہیں۔

والدہ کے حقوق:

یہی وجہ آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو روایت مروی ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر والدین کے ساتھ اعلیٰ سلوک کے سلسلہ ہیں جو حقوق لازم ہیں ان میں ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ حمل اٹھانے اور اسکے تکالیف برداشت کرنے کے ساتھ دودھ پلانے کے صبر آزار مراحل کو انتہائی خندہ پیشانی سے قبول کرتی ہے۔

عن ابی ہریرہ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک

قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک وفی روایة

قال امك ثم امك ثم امك ثم ادناك ادناك مطلق عليه
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری اچھی رفاقت (یعنی
حسن سلوک) کا سب سے زیادہ مستحق فرد کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ اس شخص نے
دوبارہ عرض کیا کہ پھر کون آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ اس شخص نے تیسری بار پوچھایا
رسول اللہ پھر کون آنحضرتؐ نے تیسری بار جواب میں فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے
چوتھی بار پوچھا پھر کون حضورؐ نے فرمایا تمہارا باپ، پھر تمہارا وہ رشتہ دار جو نزدیک کی قربت
رکھتا ہو۔“

حضور کی بار بار تاکید سے اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ اولاد اگر تمام عمر والدین کی خدمت گزاری میں صرف کر دے وہ کبھی اپنی
ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے خواہشات و مطالبات شریعت اور دین کے حدود و قیود
کے اندر ہوں ورنہ لاطاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق“ جیسا تغیری حکم ہمارے لئے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے
کافی ہے کہ حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی مسلمانی ہے اگر اس کے خلاف والدین یا دنیا کا کوئی محبوب ترین فرد بھی
کسی غیر شرعی عمل کرنے کا حکم دے تو اسے رد کرنا ہی صحیح مسلم ہونے کا ثبوت ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین کے مجازی مربی اور پرورش کرنے کے پیش نظر اولاد پر ماں باپ کا بڑا احسان ہے اس
فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اللہ جل جلالہ نے فرض کر دیا۔ قائل توجہ اور اہم بات یہ ہے کہ قرآن میں جہاں پر رب
کائنات نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَلَقَدْ نَزَّلْنَا إِلَٰهَآ آيَآءَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۲۳)

ترجمہ: ”اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرو“
اسی طرح دوسرے جگہ ارشاد ہے اللہ نے جب بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تو اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے عقیدہ توحید کا ذکر
کرنے کے فوراً بعد دوسرا حکم والدین کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا دیا ہے۔

وَ إِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ نَبِيٍّ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (بقرہ: ۸۳)
ترجمہ: جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و اقرار لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی
طرح خدمت گزاری کرنا۔

سورۃ نساء میں مالک الملک کا فرمان ہے۔

واعبدوا الله ولا تشركوا به شياً وبالوالدين احساناً

وبلى القريبى والباقى والمساكين والجار ذى القربى

والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (النساء)

ترجمہ: اور بندگی کرو اللہ کی۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نکلی کرو۔ قرابت داروں، مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اور رشتہ دار پڑوسی، انجینی ہمسایہ سے، پاس بیٹھنے والے سے اور مسافر سے احسان کا برتاؤ کرو۔“

رب کی عبادت والدین کی اطاعت:

دوستو! غور فرمائیں سب سے مقدم اللہ کا حق پھر ماں باپ کا اسکے بعد تعلق داروں کا درجہ بدرجہ اپنی اطاعت کے بعد اللہ تعالیٰ والدین کی خدمت کا حکم فرماتے ہیں وجہ یہ کہ ہر انسان کو پیدا کرنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہیں مگر ظاہری طور پر اس فانی دنیا میں آنے کا سبب والدین ہیں۔ حقیقتاً بوبیت کرنے والا تو اللہ ہی ہے مگر عالم اسباب میں تربیت کا ذمہ بظاہر والدین ادا کر رہے ہیں تو گویا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد کسی چیز کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ والدین ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا حق بیان کرنے کے بعد والدین کا حق بیان فرمایا۔

بعد الوفا والدین کے ساتھ حسن سلوک:

زعمی میں تو قرآن و سنت انتہائی تاکید سے والدین کے ساتھ احسان کرنے پر زور دے رہے ہیں اسی طرح قرآن و حدیث کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا خوش قسمت اولاد وہ ہے کہ وہ اپنے والدین کو ان کے موت کے بعد بھی عاؤں میں یاد رکھیں یہ دعوات صرف موت کے بعد حاصل نہیں بلکہ ان کی زعمی میں بھی ان کیلئے نفع بخش اور اولاد کی عادت مند کی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان کے مربی ہونے اور پرورش کے کٹھن مراحل طے کرنے کی وجہ سے زعمی اور موت کے بعد بھی اللہ نے ان کے حقوق کو فوقیت دی آپ اور تمام انسانوں کو ان کے لئے دعاؤں کا طریق اور الفاظ بھی منزل من اللہ ہیں ارشاد باری ہے:

رب ارحمہما کما ربیتہما صغیرا

”اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اور میرے حال پر وہ رحم کرتے ہیں“

ایک اور دعائے کلمات مبارکہ میں قرآن مجید میں آپ صلاوت کے وقت پڑھتے رہتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراہیم ۴۰)

ترجمہ: ”حضرت ابراہیمؑ نے دعا کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا اے ہمارے پروردگار جس دن اعمالی کا محاسب ہو

گا مجھ کو اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو مغفرت سے نوازیں۔“

والدین جنت کے دروازے:

معزز ساقیو! اگر کسی نے ماں باپ کی زعمی میں ان کی فرمانبرداری نہ کی اور ان کو خوش رکھنے کی بجائے ان کی ناراضگی پر

اثر ہا جسکی وجہ سے حضور ﷺ کے فرمان کہ ”الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب اوضیع“ کہ باپ جنت کے دروازوں میں بہترین دروازہ ہے (اگر ان کو راضی رکھا جائے) جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر ناخلف اولاد کی طرح اس دروازہ کو ضائع کر دیا۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوگا کے خطرات اور پریشانی سے ان کے موت کے بعد سامنا ہو تو ہا المومنین رؤف الرحیم نے اس وہال سے بچنے کا شفقت و محبت سے بھرا نسخہ بھی تجویز فرمادیا

والدین کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام:

وعن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان العبد ليموت والده او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتب الله باراً (رواه البهقي)

ترجمہ: حضرت انس روایت کر رہے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کسی ایسے بندے کے ماں باپ مر جاتے ہیں یا ان میں سے ایک اس دنیا سے رخصت ہو جائے جسکے والدین یا ان میں سے ایک اس بندے سے ناراض فوت ہو چکے ہوں اور پھر ان کے انتقال کے بعد یہ بیٹا یا بیٹی ان کے (رفع درجات) اور مغفرت کیلئے مسلسل دعائیں کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے (نافرمان کی بجائے) نیکو کاروں کی فہرست میں شامل کر دیتا ہے۔ والدین کی توہین بے قدری اور نافرمانی کی سزا نہ صرف یہ کہ آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اس جرم کے سزا دنیا سے شروع ہو جاتی ہے اسی کی طرف اشارہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں فرمایا ہے۔

وعن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کل اللنوب یغفر اللہ منها ماشاء

اللہ الاعقوب الوالدین فانہ یعجل لصاحبه فی الحیوة قبل الممات (رواه البیہقی)

ترجمہ: حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ شرک کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے جس قدر چاہے بخش دیتا ہے ماسوائے ماں باپ کے نافرمانی کے جرم کو اسے نہیں بخشا۔ بلکہ رب العالمین ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اسکی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔

والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے

اور حاضرین جس طرح اصدق القائلین ﷺ کے تمام اقوال حرف بہ حرف سچے ثابت ہو کر ظہور پذیر ہو رہے ہیں اس گفتہ کا اثر بھی اس دنیا میں ہی دیگر سزاؤں کے علاوہ اس صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے کہ والدین کے ساتھ زیادتی کرنے والوں سے ان کی اولاد اسکے سلوک سے بھی بدتر اور اذیت ناک معاملہ کر کے اس کی زندگی کو جہنم کدہ میں تبدیل کر دیتا ہے اور اس جزاء و سزا کا معائنہ آپ حضرات روزانہ اپنے گرد و پیش میں کرتے رہتے ہیں۔ حضرت جبرائیل آمین نے جن تین اشخاص کے حق میں بددعا کی وہ مشہور حدیث تو آپ لوگ اکثر بیشتر رمضان کے فضائل کے سلسلہ میں رمضان کے موقع پر سنتے

رہتے ہیں ان تین بدقسمت افراد میں وہ شخص بھی شامل ہے جس نے جنت کے دو دروازے یعنی والد اور والدہ کے خدمت کا موقع پایا مگر اس نے اس کو ضائع کر دیا۔

والدین کے نافرمان کے لئے حضور ﷺ و جبریل کی بددعا:

حضرت کعب بن عجرؓ سے روایت ہے:

قال قال رسول الله ﷺ احضرو المنبر فحضرو فلما ارتقى درجة قال امين فلما ارتقى الدرجة الثانية قال امين فلما ارتقى الدرجة الثالثة قال امين فلما نزل قلنا يا رسول الله لقد سمعنا منك اليوم شيئاً ما كنا نسمعه قال ان جبرئيل عرض لى فقال بَعْدَ من ادرك رمضان فلم يغفر له قلت امين فلما رقيت الثانية قال بَعْدَ من ذكرث عنده فلم يصل عليك قلت امين فلما رقيت الثالثة قال بَعْدَ من ادرك ابويه الكبر او احدهما فلم يدخلا الجنة قلت امين.

ترجمہ: حضور ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگوں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ جب آپ ﷺ نے منبر کے پہلے سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا پھر فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو کہا آمین۔ جب خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ منبر کے پہلے سیڑھی سے اترے ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ (اسی طرح دوسرے اور تیسرے سیڑھی سے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت حضرت جبرائیلؑ میرے سامنے آئے (جب پہلے سیڑھی پر قدم رکھا) انہوں نے فرمایا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا موقع پایا (جس میں اللہ کی رحمت اور بخشش کی بارش ہوتی ہے) پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے آمین کہا۔ جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو پھر (جبرائیلؑ) نے فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام اور ذکر ہو اور وہ تجھ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا آمین اور جب پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو (جبرائیلؑ) نے فرمایا کہ جسکے سامنے اسکے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے میں موجود ہو اور وہ اسکے جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں تو میں نے آمین کہا۔ بددعا دینے والا جبرائیلؑ جسے قرآن میں روح الامیں کے لقب سے اللہ نے یاد فرمایا اور اس پر آمین کہنے والا سرکارِ دو عالم رحمۃ العالمین شفیع المذنبین ﷺ ہیں۔ انکی بددعا اور اس پر آمین کہنے والے کے ایسے سخت حملوں کے بعد بے نیازی برتنے والے اپنے انجام پر غور کر لیں۔

اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تختہ ہے:

محترم حاضرین! ہمیں غیر مسلموں کی مادر پدر آزادی اور نام کے مسلمانوں کی فکری آوارگی اور جدت پسندی کے خیالات سے ہر صورت میں اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر والدین کی اسی قدر وعظمت سے پیش آنا جس سلوک اور تصور کی تاکید ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انتہائی شدت سے دی ہے، عمل کرنا چاہیے۔ والدین کے ساتھ وہ معاملہ جو غیر مسلموں کے نام و نشان تہذیب کا حصہ ہے اپنے ماں باپ جن کو عمر کے اس حصہ میں ان کو اولاد کی خدمت کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے، عضو معطل سمجھ کر گھر سے نکالنے کے بعد اولڈ ایج ہاسٹلوں میں تنہا پھینک دیتے ہیں ان کی موت تک ان کی زندہ اور مردہ ہونے کا بھی نہیں پوچھتے یہ اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تختہ ہے۔

گناہوں کو چھوٹا اور غیر اہم نہ سمجھو:

رب العالمین ہم سب کو اس بدترین سلوک سے محفوظ رکھے۔ عداوت کردہ آیت کریم میں تیسرا حکم اولاد کو بھوک و افلاس کے خوف سے قتل کرنے سے منع اور اسکے بعد منکرات و فواحش اور ناحق قتل سے بچنے کے احکامات ہیں۔ جن کے بارے میں انشاء اللہ اگلے موقع پر عرض کر دوں گا۔ آج آیت مبارکہ کے بیان کے بعد ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بارے میں صرف اتنا عرض ہے آیت میں جن اعمال کا ذکر ہے وہ گناہ گناہ میں شمار ہو کر ان کے ارتکاب پر تو سخت باز پرس اور سزا ہو گی مگر بعض ایسے عمل ہیں جنہیں انسان چھوٹے اور معمولی گناہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جس کے کرنے کے بعد اسے گناہ کے طور پر نہیں سمجھا جاتا اور نہ ان سے استغفار کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ حالانکہ صغیرہ گناہ کے ازالہ طرف توجہ نہ دینا اور اس پر بار بار اصرار کرنے سے وہ گناہ کبیرہ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اللہ کی شان کریمانہ ہے کہ کئی دفعہ کبیرہ گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور صغیرہ اور جس گناہ کو معمولی سمجھا جاتا ہے اس پر گرفت فرما کر باندھ عذاب کا حق دار بن جاتا ہے۔ آگ کی معمولی چنگاری اور بجلی کے شارٹ سرکٹ spark سے بڑی عمارات کو دیرالوں اور کھنڈرات میں تبدیل کر دیتی ہے۔ محترم مساتحیہ گناہ کو کبھی چھوٹا اور غیر اہم مت جانو۔ چور جب چوری کرتا ہے ابتدا میں اس کی سرخی کے اثر سے یا دو چار روپے کی چیز سے ہوتی ہے۔ جب ابتداء سے ہی نہ روکا جائے اس کے دل سے چوری کی برائی کا تصور ختم ہو کر اس سے بڑا ڈاکو بن جاتا ہے۔ جسکی ذلت اور رسوائی کی سزا اسے سرعام بھگتنا پڑتی ہے۔ اس لئے جب بھی چھوٹے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جائے فوراً اللہ سے بخشش کی دعا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا چاہیے۔

ربنا! حضرت مجھے اور آپ کو، شرک، والدین کی نافرمانی اور کبار و مضائر ہر قسم کے معاصی سے محفوظ رکھنے کی

توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین

